This question paper contaihs **7** printed pages]

Your Roll No.......................

344

B.A. (PROGRAMME)/II/III **J**

(Language Course)

URDU LANGUAGE (C)—Paper II

(Admission of 2005 and onwards)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 75

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ ذیل میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے: ۱۵

(۱) تعلیم نسواں

(۲) اخبار بینی کے فائدے

(۳) زندگی میں کھیل کود کی اہمیت

(۴) اردو شاعری

P.T.O.

۲۔ ذیل میں سے تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھئے: ۱۵

مفرد جملہ۔ جملہ خبریہ۔ صفت۔ حرف تخصیص۔ ماضی شرطیہ۔

۳۔ ذیل کے نثری حصے میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجئے: ۱۵

(الف)

لیکن صاحبِ عالم مرزا فخر الدین عرف مرزا فخرو الملقب بہ مرزا چپاتی نے مردانہ وار زندگی گزاری۔ گھر بار جب کبھی ہوگا، ہوگا۔ ہماری جب سے یاد اللہ ہوئی دم نقد ہی دیکھا۔ قلع کی گود میں بازیوں کے سوا اور سیکھا ہی کیا تھا جو بگڑے وقت میں آب رو بناتا۔ اپنے والد مرزا رحیم الدین حیا سے ایک فقط شاعری ورثے میں ملی تھی۔ پڑھنا لکھنا آتا نہ تھا۔ پھر زبان توتلی مگر حافظہ اس بلا کا تھا کہ سو سو بند کے مسدس ازبر تھے۔ کیا مجال کہ

کہیں سے کوئی مصرعہ بھول جائیں۔ گویا گراموفون تھے کوک دیا اور چلے۔ قلعہء مرحوم کے حالت اور موجودہ تہذیب پر ان کی نوکا جھوکی جتنی مزہ دیتی تھی وہ میرا دل ہی جانتا ہے۔ کبھی کبھی وہ مجھے پتنگ بازی کے دنگلوں میں لے جاتے تھے بیسیوں مرغ اور بلبلوں کی پالیاں بھی دکھائی۔ تیراکی کے میلوں میں بھی لے گئے۔ کبوتر بھی مجھے دکھا دکھا کر اڑائے۔ سب کچھ کیا میں جہاں تھا وہیں رہا۔ ہر جگہ ان کا دماغ کھایا۔ انہیں بھی میری خاطر ایسی منظور تھی کہ بادلِ خواستہ یا ناخواستہ وہ سب کچھ مجھے بتاتے۔

(ب)

اردو ہندی نثراد ہے اور قدیم ہندی یا پراکرت کی آخری اور سب سے شائستہ صورت ہے۔ برج بھاشا اور فارسی کے میل

سے بنی ہے۔ اس میں جو سنسکرت یا پراکرت کے الفاظ ہیں وہ زمانہء دراز کے استعمال اور زبانوں پر چڑھ جانے سے ایسے ڈھل گئے کہ اصل الفاظ میں جو بھدّا پن اور کرختگی اور تلفظ اور لہجہ کی دقت تھی وہ بالکل جاتی رہی اور چھٹ چھٹا کر پاک صاف سیدھے سادے رہ گئے جس سے زبان میں لوچ گھلاوٹ اور صفائی پیدا ہوگئی۔ اردو کے ہندی نژاد ہونے میں کچھ شبہ نہیں، کیوں کہ بیرونی زبانوں کا اثر صرف اسما و صفات میں ہوا ہے۔ ورنہ زبان کی بنیاد ہندی پر ہے۔ تمام حروف فاعلی، مفعولی، اضافت نسبت، ربط وغیرہ ہندی ہیں۔ ضمیریں سب کی سب ہندی ہیں۔ افعال سب ہندی ہیں۔ لیکن فارسی الفاظ کے اضافے نے مختلف صورتوں میں اس کی اصل خوبی میں اضافہ کر دیا ہے۔ ہندی الفاظ میں دل نشینی کا خاص اثر ہے اور عربی و فارسی الفاظ میں شان و شوکت اور زبان کے لئے ان دونوں عنصروں کا ہونا ضروری ہے۔

۴۔ ذیل سے کسی **ایک** کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجئے: ۱۵

(الف)

خاطر سے یا لحاظ سے میں مان تو گیا

جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا

دل لے کے مفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں

الٹی شکایتیں ہوئیں احسان تو گیا

ڈرتا ہوں دیکھ کر دل بے آرزو کو میں

سنسان گھر یہ کیوں نہ ہو مہمان تو گیا

گو نامہ بر سے خوش نہ ہوا پر ہزار شکر

مجھ کو وہ میرے نام سے پہچان تو گیا

ہوش وحواس وتاب وتواں داغ جا چکے

اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا

(ب)

گل ہوئی جاتی ہے افسردہ، سلگتی ہوئی شام

ڈھل کے نکلے گی ابھی چشمہ ٔ مہتاب سے رات

اور مشتاق نگاہوں کی سنی جائے گی

اور ان ہاتھوں سے مس ہوں گے یہ ترسے ہوئے ہات

ان کا آنچل ہے کہ رخسار، کہ پیراہن ہے

کچھ تو ہے جس سے ہوئی جاتی ہے چلمن رنگیں

موت اور زیست کی روزانہ صف آرائی میں

ہم پہ کیا گزرے گی، اجداد پہ کیا گزری ہے

جانے اس زلف کی موہوم گھنی چھاؤں میں

ٹمٹماتا ہے وہ آویزہ ابھی تک کہ نہیں

۵۔ مرزا فرحت اللہ بیگ کے مضمون 'پڑھنے کا شوق' یا عبدالحق کے مضمون ''اردو زبان'' پر تبصرہ کیجئے۔ ۱۵

یا

ساحر لدھیانوی کی نظم ''شریف انسانو!'' یا خواجہ حیدر علی آتش کی غزلوں کی خصوصیات تحریر کیجئے۔